REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

375

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۶ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۸ شہادت ۱۳۳۵ھش | ۱۸ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعا [illegible]

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۷ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اعصابی تکلیف میں کچھ افاقہ ہے۔ مگر نقرس کی وجہ سے جسم کے مختلف اعضاء میں درد ہے۔ اور پشت کے عضلاتی ابھار میں بھی تکلیف رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مشک خالص کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو فوری طور پر مشک کی ضرورت ہے۔ لہذا جو احباب ایسے مقامات پر رہتے ہیں۔ جہاں خالص مشک ملتی ہے وہ تین چار تولے حاصل کر کے فوراً بھجوا دیں یا قیمت وغیرہ سے فوراً اطلاع دیں۔ تا انکو رقم بھجوا دی جائے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

معاہدۂ بغداد کے علاقے کی اقتصادی ترقی کے کام میں مکمل تعاون کی پیشکش

بغداد کونسل کے اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان جناب محمد علی کی تقریر

تہران ۱۷ اپریل۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے معاہدۂ بغداد کے علاقہ کی اقتصادی ترقی کے کام میں پاکستان کی طرف سے مکمل تعاون کی پیشکش کی ہے۔ کل انہوں نے معاہدۂ بغداد کی کونسل کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہم پاکستانی جارحیت سے سخت نفرت رکھتے ہیں۔ ہم کسی صورت میں بھی کبھی جارحیت کی حمایت نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا اس معاہدے کا صرف ایک مقصد ہے اور وہ یہ کہ اس علاقے کے امن و سلامتی اور تحفظ و استحکام کو ضمانت دی جائے اور اقتصادی حالت اور ثقافتی معیار کو بلند کر کے لوگوں کو اس قابل بنایا جائے۔ کہ وہ مسرت و خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں آپ نے یقین دلایا۔ کہ پاکستان اس مقصد کے حصول کی خاطر تعمیر و ترقی کے ہر کام میں ممبر ممالک کا پورا پورا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے معاہدہ کے علاقہ میں بنیادی استحکام کی ناپائیداری کا ذکر کرتے ہوئے اس بارے میں سخت تشویش کا اظہار کیا۔ اور بالخصوص ارکان کی توجہ عرب اسرائیل کشیدگی کی طرف مبذول کرائی۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ امریکہ بالآخر ایک مکمل رکن کی حیثیت سے اس معاہدے میں شریک ہو گا۔ اور جبوری عرصہ میں وہ میثاق بغداد کے رکن ممالک سے ہر طرح تعاون کرتا رہے گا۔

سرکاری ملازمتوں میں اقلیتی فرقوں کو زیادہ نمائندگی دی جائیگی

مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ابو حسین سرکار کی یقین دہانی

ڈھاکہ ۱۷ اپریل۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب ابو حسین سرکار نے کہا ہے کہ اقلیتوں کے مطالبے کے بموجب سرکاری ملازمتوں میں اقلیتی فرقوں کے لوگوں کو اور زیادہ تعداد میں رکھا جائے گا۔

انہوں نے کہا اقلیتوں کی مشاورتی کمیٹی نے ۲۳ فیصدی نمائندگی کا مطالبہ کیا ہے چنانچہ صوبائی حکومت اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ انہوں نے کہا حکومت نے مشاورتی کمیٹی کی بہت سی سفارشیں منظور کر لی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ صوبائی پبلک سروس کمیشن میں ایک غیر مسلم ممبر شامل کیا جائے۔ چنانچہ حکومت نے کمیشن میں ایک غیر مسلم رکن کا اضافہ کر دیا ہے۔

شہنشاہ ایران ۲۵ جون کو ماسکو جائیں گے

تہران ۱۷ اپریل۔ حکومت ایران کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شہنشاہ ایران سرکاری دورے پر روس جانے کے لئے ۲۵ جون کو ماسکو روانہ ہوں گے۔ سابقہ پروگرام کے مطابق انہوں نے یکم جون کو روانہ ہونا تھا۔

مسٹر ہمرشولڈ کی لبنانی زعماء سے ملاقات

بیروت ۱۷ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کل لبنان کے وزیر اعظم جناب عبداللہ الیافی اور وزیر خارجہ جناب سلیم لاہوت سے عربوں اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی دور کرنے کے متعلق بات چیت کی۔

نیل کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ

خرطوم ۱۷ اپریل۔ وزیر اعظم سوڈان سید اسمٰعیل الازہری نے اعلان کیا ہے۔ کہ دریائے نیل کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ پر عنقریب مصر اور سوڈان کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو جائے گا۔

مصر اور چین کا ثقافتی معاہدہ

قاہرہ ۱۷ اپریل۔ عنقریب مصر اور چین کے درمیان ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے

۲۔ حکومت مصر نے دو ثقافتی وفد روس اور چین بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

انڈونیشیا کو روسی امداد کی پیشکش

جاکرتہ ۱۷ اپریل۔ روس نے انڈونیشیا کو اقتصادی امداد کی پیشکش کی ہے ایک انڈونیشی ترجمان نے بتایا کہ یہ امداد بالکل اسی نوعیت کی ہوگی۔ جس طرح ہندوستان برما اور افغانستان کو دی گئی ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اس امداد کے ساتھ کوئی شرط وابستہ نہیں کی گئی ہے

مولانا جلال الدین صاحب شمس کے لئے

— درخواست دعا —

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس ابھی تک میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کے تازہ طبی معائنہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے دل کی حالت درست ہے۔ اور بخار بھی اتر گیا ہے۔ لیکن ابھی پیشاب کے ساتھ شکر آتی ہے۔ اور پھیپھڑوں میں بھی تکلیف ہے۔ امید ہے احباب ماہ رمضان المبارک میں ان کی شفایابی کے لئے دعا فرما کر مشکور ہوں گے۔

(چوہدری محمد شریف قائمقام انچارج تالیف و تصنیف)

— افطار و سحر —

تاریخ	سحری	افطاری
۵ رمضان المبارک	—	۶ بجکر ۴۲ منٹ
۶ "	۴ بجکر ۱۲ منٹ	۶ – ۴۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ راپریل ۱۹۵۶ء

جبر وتشدد کا انجام

ذیل میں ہم سہ روزہ "ایشیا" لاہور کا ایک اداریٰ نوٹ بزیر عنوان "اشتراکیت کا اعتراف شکست" اس کی ۹ راپریل کی اشاعت سے من وعن درج کرتے ہیں

"آج ساری دنیا میں اس امر کا چرچا ہے۔ کہ روس کے موجودہ حکمران اپنے عظیم باپ جوزف اسٹالن کے لتے لے رہے ہیں۔ اور وہ جو اس شیر کی زندگی میں اس کے سامنے دم مارنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے۔ اس کے مرنے کے بعد اس کی مونچھیں کتر رہے ہیں۔ اشتراکی کانگرس کے سیکرٹری خروشیف نے ۲½ ۳ گھنٹے تک اپنے مردہ رہنما کی مذمت کی۔ کراچی میں نائب وزیر اعظم نکویان نے اسٹالن کے دور کو غلطیوں کا دور کہا اور دعویٰ کیا۔ کہ اب روس ان غلطیوں کی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اسٹالن نے اپنی زندگی میں جو کچھ کیا۔ کیا اس شخص کا ذاتی حق تھا۔ یا ٹھیک اشتراکیت کے جونی فلسفے کا لازمی تقاضا تھا۔ کیا وہ ایک سچا اشتراکی نہیں تھا۔ اور اس کے جانشین اس لئے اس پر جب تبرا بھیج رہے ہیں۔ کہ وہ اسٹالین کی پالیسی سے بیزار ہو گئے ہیں۔

ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ ان سوالات کا جواب نفی میں ہے۔ خود خروشیف اشتراکی سنگدلی کا بہترین نمونہ رہ چکا ہے۔ سال گذشتہ تک اس نے اپنے سیاسی مخالف بیریا اور اس کے سینکڑوں حامیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور ہزاروں کو فوجی کیمپوں کے عذاب گاہوں میں منتقل کر دیا تھا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اسٹالین کو صرف قربانی کا بکرا بنایا جا رہا ہے۔ اور روس کے اشتراکی نظام کی کالک کو اس غریب کے منہ پر مل کر اسی امر کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ نے پردہ آہنی کے پیچھے کے حالات کو بے نقاب کر کے اشتراکی روس کو پراپیگنڈے کے میدان میں شکست دے دی ہے۔

اشتراکیت کو جمہوریت کے سامنے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے نظام کے نتائج کو اتنا بدنام کر دیا گیا ہے۔ کہ اشتراکیت کی تبلیغ و اشاعت کے سامنے کامیابی کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اس الزام کا اشتراکی مبلغوں کے پاس کوئی جواب نہیں کہ جس ملک میں اشتراکی نظام قائم ہوتا ہے۔ وہاں ظلم وطغیان اور جبر وتشدد سے انسانیت کو کچل کر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور روس کے حالات اس کا بہترین ثبوت ہیں۔

روس کے اشتراکی رہنما اپنی پالیسی کو بدلنے کا اعلان اسی اعتراف شکست کے باعث کر رہے ہیں۔ اور پالیسی اس وقت تک بدلی نہیں جا سکتی۔ جب تک پہلی روش کی مذمت نہ کی جائے۔ ان لوگوں نے اشتراکیت کے منہ کی کالک غریب اسٹالن کے منہ پر مل دی ہے۔ ورنہ اشتراکیت وہی ہے۔ اس کے گوتک وہی ہیں۔ اس کے موجودہ رہنماؤں کا ذہن وہی ہے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم"

(سہ روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۹ راپریل ۱۹۵۶ء)

اس نوٹ سے جو بات آفتاب عالمتاب کی طرح واضح ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اشتراکیت اس وجہ سے ناکام ہوئی ہے۔ کہ اس کا طریق کار جبر وتشدد کے اصول پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جبر وتشدد کا نشہ بھی عام نشوں کی طرح انسان کو اپنا غلام بنا لیتا ہے۔ حالانکہ انسان کی فطرت میں رحم اور ہمدردی کا مادہ بھی موجود ہے۔ اور اکثر معمولی زندگی میں عام انسان رحمدل اور ہمدرد ہوتا ہے۔ لیکن جب کسی کو شراب کے نشہ کی طرح تشدد کا نشہ لگ جاتا ہے۔ تو وہ اس میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ صرف نہایت مضبوط طبائع ہی اپنے آپ پر قابو پا سکتی ہیں۔

تاریخ انسانی میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ کہ جب جبر وتشدد کسی گروہ یا قوم یا تحریک کا اولین اصول بن گئے۔ تو ان کے ہاتھوں انسانیت کی اتنی تباہی ہوئی۔ جن کا ذکر پڑھ کر آج بھی انسان کانپ جاتا ہے۔ چنگیز اور ہلاکو وغیرہ تو پرانے ظالم اور سفاک لوگ ہیں۔ ان کی ذاتی ذہنیت ہی کچھ سفاکانہ واقع ہوئی تھی۔ اور پھر جس قوم میں انہوں نے سر اٹھایا تھا۔ وہ بھی نسلاً بعد نسل بے رحم چلی آتی تھی۔ انسانیت کے متمدن اور مہذب اصول ان کو معلوم ہی نہ تھے۔ اور وہ زمانہ بھی کچھ بربریت اور جنگلی ذہنیت کا زمانہ تھا۔ اس لئے ایسے ماحول میں ایسے خونخوار انسانوں کا پیدا ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ انیسویں صدی میں جرمنی میں ایک انسان مارکس نامی پیدا ہوتا ہے۔ جو یورپ کی تہذیب کا بہترین زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور پھر وہ انگلینڈ جیسے آئین پسند ملک میں پناہ گزینی کی زندگی نہایت امن سے گذارتا ہے۔ لیکن وہ انسانی مساوات کا مدعا حاصل کرنے کے لئے ایسا طریق کار اختیار کرتا ہے۔ کہ بظاہر جس کو شاید چنگیز و ہلاکو بھی اپنانے سے انکار کر دیں۔

مارکس یہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کی جملہ پیداوار سے جملہ انسان یکساں طور پر فائدہ اٹھائیں۔ یہ مقصد خواہ موجودہ حالات میں ناممکن الحصول ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس سے کم از کم انسانی ہمدردی کا جذبہ ضرور ٹپکتا ہے۔ اگرچہ یہ اصول اس کا ایجاد کردہ نہیں۔ بلکہ اس سے پہلے ہی بعض نیک دل لوگوں نے صنعتی ترقی کی وجہ سے جو معاشرہ میں خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ ان کو محسوس کر کے اس نہج سے سوچنا شروع کر دیا تھا۔ اور کئی ایک سوسائٹیاں بنائی تھیں۔ لیکن مارکس نے بڑے فلسفیانہ غور وخوض کے بعد اس مقصد کے حصول کے لئے جارحانہ اور متشددانہ طریق کار تجویز کیا۔ اور کہا کہ جب تک دنیا بھر کے مزدوروں کو اور چھوٹے زمینداروں کو منظم کر کے بورژوا کے ہاتھوں سے اقتدار چھین کر خود اقتدار پر قابض نہیں ہوگا۔ اس وقت تک وہ انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس کا وہ متمنی تھا۔ اور جو دنیا کے انسانوں میں معاشی مساوات پیدا کر سکتا تھا۔ اس کا پروگرام شاید سب سے پہلے انگلستان میں یہ انقلاب لانا تھا۔ جہاں بڑے بڑے صنعتی کارخانے اس وقت بھی موجود تھے۔ اور جہاں مالکوں اور مزدوروں کی معاشرتی حالتوں میں نمایاں فرق صاف صاف نظر آ رہا تھا۔

مارکس کے پروگرام میں زرعی پیداوار میں انقلاب لانا بعد میں آتا تھا۔ مگر انگلستان میں جو اس وقت بھی نمایاں طور پر صنعتی ملک تھا۔ قومی خصائص کی وجہ سے یہ انقلاب پیدا نہ ہو سکا۔ مگر روس جو ایک زراعتی ملک ہے۔ اور جہاں زار کے ظلم وستم سے پہلے ہی لوگ نالاں تھے۔ جہاں انارکزم کی وبا قدرتی طور پر پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ مارکسی نظریات کا شکار ہو گیا۔ پہلی عالمگیر جنگ میں زاری حکومت کی کمزوری عوام پر اچھی طرح کھل گئی۔ چند منچلے لوگوں نے جن میں لینن خاص درجہ رکھتا ہے۔ عوام کی رہنمائی کر کے ملک میں چاروں طرف بغاوت کی آگ بھڑکا دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کہ عین مارکسی طریق کار کے مطابق تمام ایسے لوگوں کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ جن پر بورژوا ہونے کا ذرا سا بھی گمان ہو سکتا تھا۔

وہ دن اور یہ دن روس کی تاریخ خونی نہروں کی تاریخ ہے۔ اشتراکی لیڈروں کو ظلم وستم کا جو تجربہ ہوا۔ وہ ان کی ذہنیت میں جم گیا۔ اور جبر وتشدد ان کی فطرت ثانی بن گیا۔ اور ان کو خون آشامی کی ایسی چاٹ پڑ گئی ہے۔ کہ اب تک روس میں بے گناہ لاکھوں کروڑوں نفوس اشتراکی طریق کار کے شکار ہو چکے ہیں۔ اور پرولتاریہ کی دیوی کے بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اور یہ حالت ہو چکی ہے۔ کہ اب وہ اپنی پالیسی تبدیل کرنا چاہتے بھی ہیں۔ تو اس بدعادت کی وجہ سے اور اس خون آشام مظاہرہ کی وجہ سے جو چالیس سال سے روس کی تاریخ دکھا رہی ہے۔ تو ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ واقعی روس مہذب دنیا میں شامل ہونا چاہتا ہے۔

ذرا غور فرمایئے۔ کہ مارکس کا اصول مساوات مادی نقطۂ نظر سے بھی کتنا دلآویز ہے۔ پھر کتنا انسانی ہمدردی کا حامل ہے۔ اگرچہ دنیا میں ایسی مساوات ناممکن ہی سہی۔ لیکن جہاں تک اصول اور مطمح نظر کا تعلق ہے۔ اس کو ایک اچھا اصول ہی کہا جا سکتا ہے۔ مگر جس بھونڈے طریق کار سے اس اچھے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس نے اس کو کتنا بھیانک بنا دیا ہے۔ کہ آج تمام دنیا اس پر لعنت بھیج رہی ہے۔ اگر یہی مقصد پر امن محبت اور صلح کاری کے طریق کار سے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی۔ تو آج روس دنیا میں اتنا بدنام نہ ہوتا۔ کہ وہ اپنی پالیسی بدلنا بھی چاہتا ہے۔ مگر مارکسی منشور میں جبر وتشدد کی دفعہ ہونے کی وجہ سے کوئی شخص اس پر اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اشتراکی تحریک تو ایک مادی تحریک ہے۔ اور اس کے اصول اسی ورلی دنیا سے لئے گئے ہیں۔ ان میں جبر وتشدد کی دفعہ شاید مادی نقطۂ نظر سے غلط نہیں۔ کیونکہ مادی نقطۂ نظر میں نہ اخلاقی قدریں کچھ حیثیت رکھتی ہیں۔ اور نہ روحانی قدریں۔ اس لئے اس کا ناکام ہونا لازمی امر تھا۔ کیونکہ انسانیت انسان سے یقیناً بہت زیادہ وسیع ہے۔ اور ابتدائے آفرینش سے آج تک جتنے عقلمند انسان پیدا ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ پیدا ہوں گے۔ ان سب کی عقلیں مل کر بھی پوری انسانیت کا صحیح تصور حاصل نہیں کر سکتیں۔ مگر اسی قدر جس قدر انسانیت کے صانع نے وقتاً فوقتاً وحی و الہام کے ذریعہ انسان کو خبر دی ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء

(باقی صفحہ ۷ پر)

376

رمضان میں خاص دُعاؤں کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

خدا کے فضل سے رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ خاکسار ہر سال ہر رمضان کے شروع میں احباب جماعت کو اس مبارک مہینہ کی اخص برکات اور فیوض کی طرف توجہ دلا کر دعاؤں کی تحریک کرتا رہا۔ اور اس تعلق میں لمبے لمبے مضامین لکھتا رہا ہے۔ مگر اب میری موجودہ صحت لمبے مضامین کی اجازت نہیں دیتی اس لئے ذیل کے مختصر نوٹ پر اکتفا کرتا ہوں وانما الاعمال بالنیات ولکل امرءٍ ما نوی۔

(۱) انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور معلوم نہیں کہ اگلے سال رمضان کا مبارک مہینہ دیکھنا کسے نصیب ہوتا ہے۔ اور کون ہم سے پہلے ہی اپنے آسمانی آقا کے حضور پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے اس فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ **روزہ** اور **نفل نماز** اور **تراویح** اور **تلاوت قرآن مجید** اور **صدقہ و خیرات** اور **درد بھری دعاؤں** اور آخری عشرہ کے **اعتکاف** کے ذریعہ اس مبارک مہینہ کی برکات اور فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ **صدقہ و خیرات** کے لئے رمضان کے ابتدائی ایام اور پھر آخری عشرہ کے دن جبکہ عید قریب ہوتی ہے زیادہ مناسب اوقات ہیں۔ کیونکہ اس سے غریب بھائیوں کو رمضان اچھی طرح گزارنے اور پھر عید کی تیاری کرنے کے لئے مدد مل جاتی ہے۔ صدقہ خواہ مقامی طور پر کیا جائے۔ اور خواہ مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ دونوں طرح مقبول و مبارک ہے لیکن بہرحال۔ اپنے ماحول کے غریبوں کو کسی صورت میں نہیں بھولنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمسائیگت کی وجہ سے ان کا دوہرا حق ہے۔

(۲) دعاؤں پر اسلام نے جو زور دیا ہے۔ وہ ظاہر و عیاں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اسے اپنا ایک خاص ہتھیار قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

”دعا میں اللہ تعالےٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اور اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔“

دراصل دعا ایک عظیم الشان روحانی ایٹم بم ہے۔ جسے دشمن کی تباہی اور دوستوں اور عزیزوں کی آبادی اور ترقی کے لئے عدیم المثال طاقت حاصل ہے۔

دُعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عام سنت یہ تھی۔ کہ دعا کے شروع میں عموماً **سورۃ فاتحہ** پڑھتے تھے۔ اور اس کے بعد جو دعا مانگنی ہوتی تھی مانگتے تھے۔ سورۃ فاتحہ کے پڑھنے میں بڑی برکت ہے۔ اور دوستوں کو ہمیشہ یہ گُر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اگر سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری دعا شروع کرنے سے پہلے **درود** بھی پڑھ لیا جائے تو یہ گویا سونے پر سہاگہ ہوگا۔

(۳) دعاؤں میں **(الف)** اسلام اور احمدیت کی ترقی **(ب)** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی **صحت** اور **درازیٔ عمر** اور **بیش از بیش خدمت کی زندگی (ج)** اہل قادیان اور اہل ربوہ کی حفاظت اور دینی و دنیوی بہبودی **(د)** مبلغین جماعت اور مرکزی اور مقامی کارکنوں کے لئے نصرت الٰہی کے نزول اور **(ھ)** موجودہ نازک اور پُر آشوب ایام میں جماعت احمدیہ کی مجموعی حفاظت اور ترقی کی دعاؤں کو سب دوسری دعاؤں پر مقدم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہ مقاصد ہیں۔ جو اس زمانہ میں خود ذات باری تعالےٰ کے اپنے مقاصد ہیں

(۴) ان دعاؤں سے اتر کر ذاتی دعائیں یعنی جماعت کے بیماروں کی شفایابی مقیدوں کی مصیبت سے **نجات**۔ بے روزگاروں کی روزگار۔ مقروضوں کی قرض سے رہائی۔ امتحان دینے والوں کی امتحان میں کامیابی وغیرہ وغیرہ کے لئے بھی ضرور دعائیں کی جائیں۔ کیونکہ ان دنیوی نعمتوں کا حصول بھی انسان کے اطمینان قلب کا بھاری ذریعہ ہے۔ اسی طرح ہمارے خاندان میں بھی ایک عرصہ سے بیماریوں اور پریشانیوں کا سلسلہ چل رہا ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ اور یہ بھی کہ خدا تعالےٰ ہمارے خاندان کے افراد کو جماعت کے لئے بہترین روحانی اور اخلاقی نمونہ بننے کی توفیق دے۔ اور ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔

ان ایام میں مجھے کراچی کے امیر جماعت عزیزم مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی طرف سے تار پہنچی ہے۔ جس میں انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعاؤں کی تحریک کرنے کے علاوہ کراچی کی جماعت اور خود اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے بھی دعا کی تحریک کی ہے۔ سو دوست اس مخلص جماعت اور اس جماعت کے مخلص اور خادم دین امیر کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اسی طرح امریکہ سے بھی سید عبد الرحمن صاحب کی تار آئی ہے۔ وہ ایک عرصہ سے بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ دوست اپنے اس نیک اور مخلص بھائی کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس کے علاوہ کثیر التعداد دوستوں (بہنوں اور بھائیوں) نے بھی خطوط کے ذریعہ دعا کی تحریک کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(۵) دعاؤں کے معاملہ میں یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گو جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ دعا ایک بہت بھاری روحانی طاقت ہے۔ مگر وہی دعا دعا کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ جو رسمی رنگ میں نہیں دل کے سوز و گداز اور روح کے درد و کرب کے ساتھ کی جائے۔ اور دعا کرنے والا اس یقین سے معمور ہو۔ کہ میرا خدا واقعی ہر بات پر قادر ہے۔ اور پھر دعا کرتے ہوئے وہ اس پختہ اور زندہ یقین پر قائم ہو۔ کہ اس وقت **میں خدا کو دیکھ رہا ہوں اور خدا مجھے دیکھ رہا ہے**۔ کیونکہ اس یقین کے بغیر دعا میں صحیح قلبی کیفیت ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔

(۶) ضمناً میں اس جگہ یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ میں اپنے متعدد گزشتہ مضمونوں میں تحریک کر چکا ہوں۔ دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تجویز کے مطابق رمضان میں اپنی کسی کمزوری کو سامنے رکھ کر اس کے دور کرنے کا دل میں پختہ عہد بھی کرنا چاہیئے۔ تاکہ رمضان کی برکات عملاً بھی معین صورت میں رونما ہو جائیں۔ **نماز** ادا کرنے میں سستی **روزہ** رکھنے میں سستی۔ **چندوں** میں سستی **وصیت** کرنے میں سستی۔ مرکز میں بار بار آنے میں سستی۔ **سلسلہ کا لٹریچر** مطالعہ کرنے میں سستی۔ **پیغام حق** پہنچانے میں سستی۔ **رشوت** لینے یا دینے کے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

— روزہ —

”روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی۔ مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوٰے تیز ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات ص ۴۲۹ ج ۴)

فدیہ رمضان کی رقوم

قادیان رقوم بھجوانے والے دوست فوری توجہ فرمائیں

اکثر بیمار اور معذور بھائی۔ جنہیں جو اپنی معذوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے فدیہ رمضان کے طور پر اپنی رقوم میرے دفتر میں بھجوایا کرتے ہیں۔ اور ان میں سے کثیر التعداد دوستوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہ رقوم ان کی طرف سے قادیان کے مستحق درویشوں میں تقسیم کرنے کے لئے بھجوا دی جائیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ چونکہ رقوم منتقل کرنے میں لازماً کچھ وقت لگتا ہے۔ اسلئے ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد اپنی رقوم دفتر ہذا کو بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں تا کہ ان کی رقوم مناسب وقت پر قادیان منتقل کرائی جا سکیں۔ اور رمضان میں مستحق درویشوں کے کام آ سکیں۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ فدیہ رمضان ان لوگوں کے لئے ہے جو کسی طویل بیماری یا لمبی معذوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے یا وہ ایسی مستورات کے لئے ہے جو حمل یا رضاعت کی وجہ سے معذور ہیں۔ ورنہ وقتی معذوری یعنی سفر اور عارضی بیماری کی صورت میں فدیہ کی بجائے دوسرے ایام میں روزہ رکھنے کا حکم ہے لیکن بعض علماء اور اولیاء نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ اگر توفیق ہو تو دونوں صورتوں میں فدیہ ادا کر دینا بہتر ہے۔ مگر بہرحال فتویٰ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔

جو دوست ربوہ میں اپنی رقوم تقسیم کرانا چاہیں گے۔ ان کی رقوم یہاں تقسیم کرا دی جائیں گی۔ کیونکہ یہاں بھی بہت سے غریب اور مستحق احمدی رہتے ہیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۱۲/۴/۵۶

دین کی محبت

دین سے محبت رکھنے والے ماں باپ کی یہ تڑپ ہوتی ہے کہ ان کی اولاد کے دلوں میں بھی دین کی محبت پیدا ہو۔ اور وہ ایسے ذرائع اختیار کرتے ہیں کہ جن کے ذریعہ وہ اپنی اولاد کو صحیح رنگ میں دیندار بنا سکیں

اخبار الفضل

اس معاملہ میں احباب کی بہت بڑی مدد کر سکتا ہے اس کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر اپنی اولاد میں اسکے مطالعہ کا شوق پیدا کیجئے۔ اس طرح آپ اپنی اولاد کے دلوں میں دین کی محبت بہت آسانی سے پیدا کر سکتے ہیں

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

بارہ میں کمزوری۔ سود لینے یا دینے کے معاملہ میں بے احتیاطی۔ گالی گلوچ کی عادت غیبت کی عادت۔ سینما دیکھنے کی عادت بدنظری کی عادت۔ حقہ یا سگرٹ پینے کی عادت داڑھی منڈانے کی عادت۔ لین دین میں بددیانتی۔ امانت میں خیانت۔ جھوٹ بولنے کی عادت۔ تجارت میں دھوکہ دہی۔ بچوں کی تربیت کے معاملہ میں غفلت وغیرہ وغیرہ بیسیوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں کمزور طبیعت کے لوگ ماحول کے اثر کے ماتحت مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کمزوری کے متعلق خدا کے ساتھ دل میں عہد کیا جائے کہ میں آئندہ اس کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اور پھر اس عہد کو مومنانہ پختگی اور عزم بالجزم کے ساتھ نبھایا جائے کسی دوسرے کے سامنے اپنی کمزوری کے اظہار کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستاری کے خلاف ہے۔ صرف خدا کے حضور دل میں عہد کیا جائے

(ے) بالآخر میں پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے دوستوں کو خاص طور پر دعا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضور کے زمانہ خلافت کو اللہ تعالے نے جس طرح اپنے خاص فضلوں اور خاص تجلیات سے نوازا ہے اور پھر جس طرح حضور کے متعلق اللہ تعالے کے عظیم الشان وعدے ہیں۔ ان کے پیش نظر جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور کے متعلق اس رمضان میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرے۔ تا اللہ تعالے نہ صرف حضور کو کامل صحت عطا کرے اور نہ صرف حضور کی عمر میں برکت دے۔ بلکہ حضور کی خلافت کی برکات اور فیوض کو پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ظاہر فرمائے اور حضور کے ذریعہ دنیا میں اسلام اور احمدیت کا بول بالا ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۱۳ر اپریل ۱۹۵۶ء مطابق
یکم رمضان ۱۳۷۵ھ

کریم نگر فارم کے دو مواضع کے نام

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے احمدیہ اسٹیٹس کے مختلف فارموں اور مواضع کے نام مختلف بزرگان کے نام پر رکھے ہیں۔ حال ہی میں کریم نگر فارم میں دو نئے مواضع آباد کئے گئے ہیں۔ ان دو میں سے ایک ٹاہلی ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع ہے اور مینیجر فارم چوہدری فضل احمد صاحب نے اسے ہی اب اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا ہے۔ لہذا اس کا نام کریم نگر اور سابقہ ہیڈ کوارٹر کریم نگر کا نام حضرت سیٹھ عبد الرحمن اللہ رکھا صاحب مدراسی رضی اللہ عنہ کے نام پر رحمن پور تجویز فرمایا ہے۔ کریم نگر کا تقریباً دو صد ایکڑ رقبہ نیا آباد کیا گیا اور دوسرا گاؤں اس میں تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالے نے اس کا نام حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ کے نام پر رحیم پور تجویز فرمایا ہے۔

اللہ تعالے یہ دونوں نام ہمارے لئے مبارک کرے اور ہم خدا تعالے کی صفات رحمانیت اور رحیمیت دونوں سے پورا فیض حاصل کر سکیں۔ اور جن بزرگوں کے اسماء گرامی کے ساتھ ہمارے مختلف قطعات اراضی کے نام وابستہ ہیں ان کی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کر کے دوام بخش سکیں۔ آمین۔

ہماری دو بڑی اسٹیٹس کے نام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بروز حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر ہیں اور ہمیں یاد دلاتے رہتے ہیں کہ ہم یہ مادی کوششیں محض اسلام کے احیاء اور سربلندی کے لئے ہی کر رہے ہیں۔ اور ہمارا مطمح نظر مادی نہیں بلکہ خالص روحانی ہے

احباب رمضان المبارک کے ایام میں از راہ کرم ہم سلسلہ کی اراضی پر کام کرنے والے تمام کارکنوں کو اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالے ہمیں اپنے فضل سے کامیابی سے خدمت کی توفیق بخشے اور اراضی کی آمد بڑھا دے۔ اس میں برکت پیدا کرے۔ آمین

(وکیل الزراعت۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کیلئے دعا کی درخواست

عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ کے لئے متواتر اطلاعات آ رہی ہیں۔ کہ وہ عرصہ تین ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کبھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ پھر کام کرنے سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ ح

احباب سے درخواست ہے کہ وہ عزیز موصوف کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں نیز یہ کہ اللہ تعالے اپنے خاص فضل سے عزیز موصوف کو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین
خاکسار شیخ محمد الدین سابق مختار عام ربوہ

صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر مرحوم

(از مکرم صاحبزادہ میاں عبدالوہاب صاحب عمر - لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی پہلی بیوی سے نرینہ اولاد نہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی حضرت خلیفہ اول رضؓ کی دوسری شادی حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی صغریٰ بیگم صاحبہ سے کروائی۔ حضرت ام المومنین رضؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ تشریف لے گئے۔ خطیب نے نکاح پڑھنے میں کوئی غلطی کی۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اس کو بٹھا دیا۔ اور اپنا نکاح خود پڑھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے صاحبزادہ عبدالحی صاحب پیدا ہوئے۔ پیشگوئی کے مطابق ان کے جسم پر پھوڑے تھے۔ جو ہلدی لگانے سے اچھے ہو گئے۔

صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب کی پیدائش کی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ لکھتے ہیں:۔

حضرت صاحب کو عبدالسلام کی بابت الہام ہوا ہے۔ (یہ ایک رویا ہے)

اقراء ربک الاکرم الذی علم بالقلم۔ علم الانسان مالا یعلم۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کے ایک نہایت ہی مخلص دوست اور مرید خلیفہ نورالدین صاحب جمونی تھے۔ انہوں نے دس سال پہلے رویاء میں دیکھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کو عبدالسلام نام لڑکا دیا گیا۔ رویاء میں دو امر مخدر تھے شاید اس میں عمر طبعی سے قبل وفات کی طرف اشارہ ہو۔ واللہ اعلم۔

مولوی صاحب کی طبیعت بچپن سے ہی نیکی کی طرف مائل تھی۔ تین سال کے تھے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کو کہا۔

ابا میرے لئے دعا کرو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے دعا کی تو کہا ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔ پھر دعا ہاتھ اٹھا کر کی۔ تو کہا نماز پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔

میر مہدی حسن صاحب کو رویا ہوا۔ روپیہ چل کر تھوہڑ کے پاس

اللہ تعالیٰ نے آپ کو روپیہ بھی دیا۔ اور بہت کثرت سے دیا۔ مگر آپ نے ہمیشہ درویشانہ زندگی بسر کی۔ پچھلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محمد الدین صاحب حجام نے کہا مولوی صاحب آپ نے اتنا سستا لٹھا پہنا ہوا ہے۔ اتنی سادگی بھی اچھی نہیں۔ کہنے لگے محمد الدین جسم ہی ڈھانکنا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد امیر الدین صاحب ہزاروی ملے۔ ان سے پوچھا۔ جلسہ سالانہ پر جا رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں۔ پوچھا کیوں۔ کہنے لگے۔ کرایہ نہیں۔ مولوی صاحب نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ان کو کچھ رقم دے دی۔ انہوں نے بغیر گنے جیب میں ڈال لی۔ بعد میں دیکھا۔ تو پچیس روپے تھے۔

قادیان کے بعض قدیم احباب مولوی صاحب سے امداد لینے ان کے گاؤں نورپور متصل لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ سندھ میں پہنچ جایا کرتے۔ مولوی صاحب ان کی آمد سے بہت خوش ہوتے۔ ان کو آمد و رفت کا کرایہ بھی دیتے۔ اور امداد بھی کرتے۔ اور کہا کرتے۔ بھائی تم بہت باہمت ہو۔ کہ اس دور افتادہ گاؤں میں پہنچ گئے۔

بچپن کا ایک واقعہ

حضرت اماں جی نے بتایا کہ مولوی صاحب بچے تھے۔ کہ نواب محمد علی خاں صاحب رضؓ کی کوٹھی تشریف لے گئے۔ اور نواب صاحب سے ایک پیسے کی بھینس مانگی۔ نواب صاحب رضؓ نے فوراً وہ بھینس مولوی عبدالسلام صاحب کے ساتھ ان کے گھر بھجوا دی۔

سیاحت کا بچپن سے شوق تھا۔ ایک دفعہ ٹرکی جانے کا ارادہ کیا۔ پاسپورٹ بنوایا۔ سامان بندھا ہوا تھا۔ تانگہ کھڑا تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت لینے اور ملنے کے لئے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ آپ طالب علمی کے زمانہ میں نہ جائیں۔ آپ نے اسی وقت ارادہ فسخ کر دیا۔

مشہور قول ہے کہ انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔ مولوی صاحب کا حلقہ دوستی بہت اچھے دوستوں پر مشتمل تھا۔ زمانہ طالب علمی سے شیخ بشیر احمد صاحب سے دوستی تھی۔ اس زمانہ میں ہر روز ایک خط شیخ صاحب لکھتے اور ایک خط مولوی صاحب۔ ان خطوں میں بہت اعلیٰ درجہ کی علمی بحثیں ہوتیں۔ کبھی بے ثباتی دنیا زیر بحث ہوتی۔ کبھی غالب کے کسی شعر پر تنقید۔ دونوں دوست ایک دوسرے کو بڑی پیاری نصیحتیں کرتے۔ میں ہمیشہ ان خطوط کو پڑھتا۔ اور مضامین کی زبان کی شستگی اور خیالات کی بلندی دیکھ کر حیران رہ جاتا۔

نہایت اعلیٰ درجہ کے مقرر تھے۔ ایک دفعہ اسلامیہ کالج لاہور کی طرف سے آل انڈیا تقریری مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھیجے گئے۔ اول آئے۔ ایک بہت بڑا کپ سونے اور چاندی کے تمغے انعام میں لے کر آئے۔

امرتسر میں ایک دفعہ آپ کی تقریر ہوئی۔ احراری لیڈر جناب عبدالغفار صاحب غزنوی نے جلسہ میں گڑبڑ مچانی چاہی۔ آپ کی سحر بیانی کا یہ عالم تھا۔ کہ مجمع ہمہ تن گوش ہو کر سنتا رہا۔ اور احراری جلسہ کو خراب نہ کر سکے۔

جب مولوی صاحب مسلم یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔ علی گڑھ یونیورسٹی یونین نے مولوی ظفر علی خاں صاحب کو کسی اسلامی مسئلہ پر تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ مولانا کو تو کسی خاص موضوع پر تقریر کرنے کی عادت ہی نہ تھی۔ انہوں نے حسب عادت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف سخت زبان استعمال کرنی شروع کر دی۔ اس پر مولوی عبدالسلام صاحب اور میاں عبدالمنان کھڑے ہو گئے۔ اور کہا مولوی صاحب آپ یونیورسٹی کو فرقہ دارانہ بحث کا اکھاڑہ نہ بنائیے۔ بعض نے مولوی ظفر علی خاں صاحب کا ساتھ دیا۔ زیادہ تر سنجیدہ طبقہ مولوی عبدالسلام صاحب کے ساتھ تھا۔ آپ نے مولانا ظفر علی خاں کو مخاطب کر کے کہا۔

ہم نورالدین رضؓ کی اولاد ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارا محافظ ہے۔ ہم آپ کو ہرگز اجازت نہ دیں گے۔ کہ آپ یونیورسٹی کی فضاء کو مسموم کریں۔ بعد میں آپ کو یونیورسٹی کی طرف سے نوٹس آیا۔ جس کا آپ نے بہت زوردار اور معقول جواب دیا۔ اور لکھا۔ یونیورسٹی کی فضا ہمیشہ مذہبی جھگڑوں سے پاک رہی ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کو بلانا بہت بڑی غلطی تھی۔ اس جواب کے بعد پرو وائس چانسلر صاحب نے معافی مانگی۔ اور وعدہ کیا۔ کہ آئندہ کبھی ایسی تقریروں کی اجازت نہ دی جائیگی۔

مولوی صاحب نے بی اے ایل ایل بی کرنے کے بعد حیدر آباد دکن میں دو سال وکالت کی۔ ایک دفعہ اعظم صاحب نے آپ سے ایک قانونی مشورہ کیا۔ اس کے بعد اعظم صاحب نواب اکبر یار جنگ صاحب کے پاس پہنچے۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ ہماری فیس پانچ سو روپیہ ہوگی۔ اعظم صاحب نے مولوی صاحب کی رائے پیش کی۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ رائے بالکل درست ہے۔

عبدالخالق صاحب مہتہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے میٹرک پاس کیا۔ میرے والد حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پریشان تھے۔ کہ اب اس لڑکے کو کس لائن میں ڈالیں۔ مولوی عبدالسلام صاحب مل گئے۔ کہنے لگے بھائی جی خالق میرا بھائی ہے۔ آپ بالکل پریشان نہ ہوں۔ میں اس کو علی گڑھ لے جاؤں گا۔ اور مسلم یونیورسٹی میں داخل کرا دوں گا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ایسا ہی کیا۔ عبدالخالق صاحب مہتہ نے بیان کیا۔ کہ مسلم یونیورسٹی کی تعلیم کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ جانے کی توفیق بخشی۔ اگر مولوی صاحب میری رہنمائی اور دستگیری نہ کرتے۔ تو شاید میں کہیں چھوٹی موٹی کلرکی کر لیتا۔ اور ان ترقیات سے محروم رہ جاتا۔ جو خدا تعالیٰ نے مجھے بعد میں عطا کیں۔

مولوی عبدالسلام صاحب عمر نے تین شادیاں کیں۔ پہلی شادی خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب رضؓ ڈپٹی انسپکٹر مدارس کی صاحبزادی محمودہ بیگم سے ہوئی۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضؓ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضؓ برات کے ساتھ کلکتہ گئے۔ راستہ میں احمدی جماعتوں نے برات کا استقبال کیا۔ کلکتہ کی جماعت نے بڑی عقیدت اور محبت کا ثبوت دیا۔ واپسی پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان سے باہر جا کر استقبال کیا۔ صدر انجمن احمدیہ کے سب ممبر حضرت اماں جی کو مبارکباد دینے کے لئے تشریف لائے۔ اس بیوی سے مولوی عبدالسلام صاحب کا ایک بیٹا عبدالواسع عمر ہے۔ جس نے ایم۔ ایس سی کیا ہے۔ اور اس نے ٹیکسٹائل کے سلسلہ میں ایک ایجاد کی ہے۔ جسے پیٹنٹ کروانے کے لئے وہ کراچی جا رہے تھے کہ مولوی صاحب کی بیماری کی اطلاع ملی۔ اور ان کو واپس آنا پڑا۔

دوسری شادی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی بیٹی سعیدہ بیگم سے ہوئی۔ جس سے تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ایک لڑکا عثمان عمر انجینئرنگ کالج میں تعلیم پا رہا ہے۔ دوسرا فاروق اپنے باپ کی زمینوں کا انتظام کر رہا ہے۔ اور تیسرا تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتا ہے۔ چودھری ابوالہاشم صاحب کی بیٹی اور حضرت مفتی صاحب کی بیٹی سعیدہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ تیسری شادی حیدر آباد دکن میں حضرت میر محمد سعید مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کی صاحبزادی مبشرہ بیگم سے ہوئی۔ یہی بیوی زندہ ہیں۔

سندھ کے ایک بڑے زمیندار اللہ [illegible] میرے پاس آئے۔ وہ حروں کے چیف ہیں۔ کہنے لگے میں اپنے بیٹے کی بیعت کرانی چاہتا ہوں۔ میں نے کہا۔ آپ کو احمدیت کی طرف توجہ کیسے ہوئی۔ کہنے لگے۔ مولوی عبدالسلام صاحب کو دیکھ کر۔ میں نے کہا وہ کیسے گئے۔ ان کو خدا تعالیٰ پر بہت بڑا توکل تھا۔ بعض دفعہ ان کو زمین کی قسطیں ادا کرنی ہوتیں۔ ان کے پاس کوئی روپیہ نہ ہوتا۔ مگر وہ نہیں گھبراتے۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں روپیہ دے دیتا ہوں۔ مگر وہ کبھی قبول نہ کرتے اور میں نے دیکھا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجالس خدام الاحمدیہ ـ خدمتِ خلق

الفضل مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۶ء میں محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے خدمتِ خلق کے سلسلہ میں معماری اور نجاری کا کام سیکھنے اور سکھانے کی ایک تحریک شائع ہوئی تھی۔ اس وقت تک اس کے متعلق صرف مجلس کراچی کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں یہ کام شروع کر دیا گیا ہے اور کسی مجلس نے اس کی تعمیل کے بارہ میں اطلاع نہیں دی۔

یہ ایک نہایت ضروری تحریک ہے اور آنے والے ایام میں مخلوقِ خدا کی خدمت کرنے کے لئے اس کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل معلومات مہیا فرمائیں:

۱۔ آپ کی مجلس یا جماعت میں کتنے احمدی معماری اور نجاری کا کام جانتے ہیں مکمل فہرست ارسال کریں (خدام اور انصار دونوں)

۲۔ آپ نے کتنے خدام کو معماری اور نجاری کا کام سیکھنے پر مقرر کیا ہے۔ فہرست ارسال کریں۔

۳۔ آپ کی مجلس یا جماعت میں کون کون سے احمدی ڈاکٹر ہیں۔

۴۔ آپ کی جماعت یا مجلس میں کون کون سے کمپونڈر ہیں۔

۵۔ ضرورت کے وقت مرکز کے مطالبہ پر آپ کتنے احباب کو فوری طور پر خدمتِ خلق کے لئے بھجوا سکتے ہیں۔ اس بارہ میں فوری اور ضرور توجہ کرنی چاہئیے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مطلوبہ کوائف جلد تر مرکز میں بھجوا دیں۔ نیز کاریگروں کے ساتھ ایک ایک دو دو خدام مقرر کر دیں تا وہ کام سیکھ سکیں۔

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ماہنامہ خالد کے بارہ میں ضروری اطلاع

ماہنامہ خالد بابت ماہ اپریل مئی ۱۹۵۶ء ان شاء اللہ العزیز یکم مئی ۱۹۵۶ء کو شائع ہو جائیگا۔ یہ شمارہ "مسیح موعود نمبر" کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے . . . . جس میں بلند پایہ شخصیتوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ کو پیش کیا ہے یہ پرچہ ٹھوس مضامین پر مشتمل ہوگا۔ اسی طرح بعض اہم تصاویر بھی شائع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خریداران کو عام قیمت میں ہی یہ قیمتی ذخیرہ دیا جائے گا۔ نئے خریدار احباب بھی سالانہ قیمت مبلغ ۴/۸ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر سالانہ خریداروں میں شامل ہو جائیں۔ مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق تمام ان مجالس اور دوسرے احباب جن کے ذمہ خالد کا بقایا چلا آتا ہے یکم مئی سے پرچہ بند کیا جا رہا ہے۔ بقایا داران اگر ۲۵ اپریل تک قیمت بھجوا دیں گے تو یہ پرچہ جاری رکھا جائے گا۔ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ وی۔پی کا انتظار نہ فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ آگاہ رہیں

اطلاعات خاص صاحب انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے متعلق مجالس کی طرف سے یہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ انہوں نے بعض مجالس میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا ہی انکار کیا ہے اور ایسے ہی صادق و مصدوق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں ایسے ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق خارجیوں سے عقائد کا اظہار کیا ہے اور سلسلہ کے خلاف بھی بے سروپا باتیں کی ہیں۔ تحقیق پر یہ تمام باتیں درست ثابت ہوئی ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مجالس متنبہ رہیں۔ ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ نظارت امور عامہ کے سپرد کیا جا رہا ہے جو شخص بھی اسلام یا احمدیت کے بنیادی اصول و عقائد کے خلاف کچھ بھی حرف گیری کرتا ہے اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت

ایک ہوشیار اور تجربہ کار محنتی باورچی کی ضرورت ہے جو کہ دیانتدار ہو۔ اور اپنے ہمراہ امیر جماعت احمدیہ کی تصدیق لاوے۔ تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ کیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

معرفت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

ضروری اعلان

یہ مہینہ ہمارے مالی سال کا آخری مہینہ ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کو چاہئیے کہ چندہ کی وصول شدہ رقوم جلد جلد یہاں بھیجیں۔ تا وہ تمام رقوم اس سال کے حساب میں شمار ہو جائیں۔ شہری جماعتیں خاص طور پر کوشش فرمائیں کہ ان کے احباب کے بقایاجات کی رقوم ۳۰ اپریل ۵۶ء تک داخل خزانہ ہو جائیں۔

دیہاتی جماعتوں کو یاد رکھنا چاہئیے کہ ربوہ کے ڈاکخانہ سے منی آرڈر تقسیم ہونے میں بعض دفعہ دس بارہ دن تک دیر ہو جاتی ہے۔ تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ بقایاجات وصول کرنے کی کوشش کریں۔ اور وصول شدہ رقم جلد سے جلد یہاں بھجوانے کا انتظام کریں۔ کوئی جماعت کوئی رقم روک نہ رکھے خواہ وہ بیس ۲۰ تاریخ کے بعد ہی وصول ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی دو لڑکیوں حبیبہ بیگم و حمیدہ بیگم نے ماڈرن عربک کالج کراچی سے عربی زبان میں ثانویہ کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا ہے۔ اور عزیزہ حمیدہ بیگم سلمہا اللہ تمام لڑکیوں میں فرسٹ آئی ہیں۔ الحمد للہ! احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو صحت و لمبی عمر عطا فرما کر دین کی خادمائیں بنائے آمین (فتح محمد شرما عفی عنہ)

(۲) بندہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید امتیاز احمد ظفر)

(۳) خاکسار بوجہ بخار اور کمی خون سخت بیمار ہے اور حالت دن بدن کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ احباب کرام درویشان قادیان اور صحابہ سے التجا ہے کہ عاجزہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں (والدہ ضیاء اللہ مسقطی جالندھر)

(۴) میرے بھائی عبد المجید صاحب عرصہ ۱۵ سال سے اعصاب کی کمزوری میں مبتلا ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ اور میرے بھائی حمید اللہ ملک ایک فوجداری کیس میں ماخوذ ہیں۔ اپیل کی کوشش ہے۔ احباب باعزت بریت کیلئے دعا فرمائیں۔ (ممتاز احمد شاہ۔ ملتان)

(۵) میرے لڑکے عزیز مجید اللہ بھٹہ انجنیئرنگ فائنل کا امتحان لنڈن میں دے رہا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المؤمنین و بزرگان سلسلہ احمدیہ اس کی نمایاں کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں ضیاء اللہ پنشنر از لکھم ضلع گجرات

رمضان المبارک کے ایام میں

اللہ تعالیٰ کا ذکر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے

آپ اس مہینہ میں

ذکرِ الٰہی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے ذکرِ الٰہی کو اعلیٰ معیار پر پہنچائیں۔ افادہ عام کی خاطر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے اس کتاب کی قیمت صرف ۸/ آٹھ آنہ رکھی ہے۔

(چوہدری محمد شریف (سابق مبلغ بلاد عربیہ) مینیجر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

ہاں. لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے. کہ صدر اول کے بعض استثنائی واقعات نے بعض اہل علم حضرات کو بھی متواتر اس غلط فہمی میں مبتلا کیا ہے. کہ اسلام بھی جس کا موجد خود وہ ذات ہے. جس نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی بتا دیا ہے. کہ وہ

رب العالمین الرحمٰن الرحیم
مالک یوم الدین

ہے. "تلوار سے ترقی کر سکتا ہے. اور جب تک وہ ہر ایسے طریق کار کو اختیار نہ کرے جو برسر اقتدار آنے کے لئے لادینی تحریکیں اپناتی ہیں. وہ کبھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا. اس کا نتیجہ بھی یہی نکلا ہے. کہ آج دنیا اسلام کو بھی ایک تشدد کا دین سمجھتی ہے. اور درویشوں اور نیک لوگوں کے ذریعہ جو اس کی اشاعت ہوئی ہے. اس کو بھی مسلمان کہلانے والے بادشاہوں اور حکمرانوں کا کارنامہ سمجھتی ہے. حالانکہ حقیقت یہ ہے. کہ یہی اکثر بادشاہ اور حکمران اسلام کی ترقی نہیں بلکہ اسلام کے زوال کا باعث ہوئے ہیں. اور اس کے راستہ میں سد سکندری کھڑی کر گئے ہیں. الا ماشاء اللہ. یہاں تک کہ بعض نادانوں نے مارکسی طریق کار سے متاثر ہو کر اسلام کے رواداران پُر محبت اور ہمدردانہ طریق کار کے متعلق قرآن کریم میں جو احکام تھے. ان کو استثنائی دفاعی واقعات کے غبار میں چھپا دیا. اور یہاں تک جسارت کی. کہ قرآن کریم کی آیات کو سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے اسلامی جماعت کا حلیہ ہی جابرانہ بنا دیا. اور اس کا کام یہ بتایا. کہ وہ جبر سے الٰہی حکومت قائم کرنے کے لئے اٹھتی ہے. وہ کوئی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی.

افسوس ہے کہ آج جو لوگ روس کی متشددانہ پالیسی پر بڑھ بڑھ کر نکتہ چینی کر رہے ہیں. خود ان لوگوں نے اسلام جیسے رحیم و کریم اور سرمایہ رحمت دین کی بھی وہی حالت بنا رکھی ہے. جو انسانی مساوات کے ہمدردانہ جذبہ کی مارکس نے جدلی فلسفہ کے زیر اثر بنائی. اور روس کے ظالم اور سفاک طبع لوگوں نے اس کو جامہ عمل پہناتے ہوئے وہ وہ سفاکیاں اور خون آشامیاں کی ہیں. کہ جن کے تصور سے انسانیت تھرا اٹھی ہے.

کیا ہمارے اہل علم حضرات اس سے عبرت حاصل کریں گے. اور اسلام پر رحم کریں گے؟

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں. تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۳۰۹ میں برکت علی ولد چوہدری نظام الدین صاحب ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن حال محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ. بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں. میری موجودہ جائداد غیر منقولہ مشترکہ ۹ بیگھہ ہے. جس میں میرا حصہ نصف ہے. جس کی قیمت موجودہ وقت میں اندازاً -/۲۰۰۰ روپے ہے. اور ایک مکان پختہ واقعہ طوطے والی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میری ذاتی ملکیت ہے اور اراضی مذکورہ بھی اسی موضع میں ہے. میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں II میں ملازم ہوں اور -/۱۱۰ روپے تنخواہ مع الاؤنس لے رہا ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ ماہوار کی وصیت کرتا ہوں. اسکے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں گا یا میرے مرنے پر مزید ثابت ہوگی. اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی. لہذا یہ تحریر لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے.

العبد برکت علی. گواہ شد: اللہ دتا سکرٹری مال انجمن احمدیہ سیالکوٹ بقلم خود گواہ شد. بقلم خود محمد طفیل ولد بابو فضل الٰہی محلہ ٹبہ جالیاں شہر سیالکوٹ.

نمبر ۱۴۳۰۸ میں احمد دین ولد عبدالغفور قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۷۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جلہ ارائیں ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان. بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے. اراضی نہری و چاہی ۱۲ بیگھہ آباد ۴ بیگھہ غیر آباد کل ۱۶ بیگھہ واقعہ جلہ ارائیاں ضلع ملتان قیمت مبلغ -/۴۰۰۰ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری آمد بذریعہ کاشتکاری مبلغ ایک ہزار روپیہ سالانہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا. نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی.

العبد:- احمد دین بقلم خود. گواہ شد: سید محمد حسن شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جلہ ارائیاں ضلع ملتان. گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا.

نمبر ۱۴۳۱۲ میں محمد شفیع ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت مدرس عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان. بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں. میری منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے. کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب زندہ ہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۸۶ روپے ہے. میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں. ماہ بماہ ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا کمی بیشی کی صورت میں مرکز کو اطلاع کرتا رہوں گا. نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد بھی ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی.

العبد:- بقلم خود محمد شفیع

گواہ شد:- بقلم خود نذیر احمد سکنہ جلووالی ضلع گجرات حال شیخ پور. گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا. حال شیخ پور گجرات

نمبر ۱۴۳۱۳ میں حاجی عبدالرزاق ولد میاں سلطان محمود صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۶۰/10-R ڈاکخانہ دنیاپور ضلع ملتان. صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں. میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے. اراضی نہری ۳۶ بیگھے واقعہ چک ۳۶۰/10-R ضلع ملتان قیمت مبلغ -/۱۴۴۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں. نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو. اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی. العبد. حاجی عبدالرزاق بقلم خود گواہ شد بشیر محمد بقلم خود بھتیجا حقیقی موصی مذکور چک ۳۶۰/10-R ضلع ملتان. گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت حال وارد چک ۳۶۰/10-R ضلع ملتان.

نمبر ۱۴۳۱۱ میں محمد اسلام بھٹی ولد چوہدری مراد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۲ کلاں ڈاکخانہ چک ۱۰۶ بھرالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں. اس وقت میں بی. اے میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں. اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے. ہاں جیب خرچ پانچ روپے ماہوار ہے. جس کے دسویں حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں. اور اقرار کرتا ہوں. کہ اگر میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو. تو اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی. العبد محمد اسلام بھٹی فورتھ ایئر سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ. گواہ شد سعید اللہ خان ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ. گواہ شد عطاء اللہ ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ.

فوری ضرورت
دس جلد سازوں کی ضرورت ہے جو کہ سکول کی کاپیاں تیار کر سکتے ہوں.
"دار التجلید" اردو بازار لاہور

مقصد زندگی و احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اٹھرا بچے قبل از وقت ضائع ہو جاتے یا ہو ہو جاتے ہوں
قیمت فی شیشی -/۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے
دواخانہ نور الدین رجسٹرڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

پاکستان نے بھارت کی طرف سے معاوضے کا مطالبہ مسترد کر دیا

حکومت ہند کے دعوے کے مطابق نیکوال کے حادثے میں بارہ ہندوستانی ہلاک ہوئے تھے

کراچی ۱۷ اپریل۔ حکومت ہند نے گزشتہ سال حادثہ نیکوال میں ہلاک ہونے والے بارہ ہندوستانیوں کے معاوضہ کا جو مطالبہ کیا تھا۔ حکومت پاکستان نے اسے مسترد کر دیا ہے۔

حکومت پاکستان نے اس مسئلہ میں کل ہندوستان کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ اس مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ خود ہندوستان نے کئی مرتبہ پاکستانی سرحدوں پر مداخلت کی ہے لیکن حکومت پاکستان نے کبھی معاوضہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ مراسلہ میں یہ بھی تحریر کیا گیا ہے کہ نیکوال کے حادثہ کے علاقہ میں متعین سرحدی پولیس کے دستہ کو حادثہ کے بعد تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اور اس کی جگہ جو نیا دستہ مقرر کیا گیا تھا۔ اسے ہدایت کر دی گئی تھی کہ وہ سرحدی تنازعات کے معاملہ میں محتاط رہیں۔

ہندوؤں کی جائدادیں واپس کرنیکا وعدہ

ڈھاکہ ۱۷ اپریل۔ اقلیتی امور کے مرکزی وزیر مسٹر نورالحق چوہدری نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ ان ہندوؤں کی جائیدادیں واپس کرنے پر رضامند ہیں۔ جو اس شرط پر واپس پاکستان آئیں کہ وہ اپنی واپس کردہ جائدادوں کو فروخت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا ہو سکتا ہے کہ صوبہ کے اقتصادی حالات ہندوؤں کے ترک وطن کی ایک وجہ ہوں۔ لیکن وہ اس ملک کے باشندے ہیں۔ اسلئے انہیں اپنے گھروں میں ہی رہنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقتصادی حالات مسلمانوں اور اقلیتوں دونوں کے لئے ایک جیسے ہیں۔

سوا دو لاکھ کا سونا پکڑا گیا

بمبئی ۱۷ اپریل۔ کسٹم اسٹاف نے بمبئی کی بندرگاہ پر ڈرامائی انداز میں چھاپا مار کر سترہ سو تولے سونا اور پانچ سو اکیس اشرفیاں پکڑی ہیں۔ جن کی مجموعی قیمت سوا دو لاکھ روپے بیان کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں کسٹمز کے حکام نے ایک مسافر اور پانچ ملاحوں کو جو اٹلی کے باشندے بتائے جاتے ہیں۔ تفتیش کے لئے گرفتار کیا ہے۔ کسٹم کے ایک افسر نے بتایا کہ ان پر بیرونی زر مبادلہ کو خورد برد کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ محکمہ کسٹم نے پندرہ ماہ کے عرصہ میں اس سے بڑا کیس نہیں پکڑا۔ مذکورہ بالا چھ افراد اٹلی کے جہاز پر سوار ہونے کے لئے بندرگاہ سے گذر رہے تھے۔

امریکی ایٹمی ماہروں کی سرگرمیاں

کراچی ۱۷ اپریل ایٹمی توانائی کے دس امریکی ماہروں نے جو ان دنوں کراچی میں ہیں آج پاکستان کے ایٹمی توانائی کے کمیشن کے ارکان سے ملاقات کی۔ کمیشن کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد نے امریکی ماہروں کو پاکستان کی ضروریات سے آگاہ کیا۔

صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر مرحوم (بقیہ صفحہ ۳)

آخری وقت اللہ تعالےٰ کوئی نہ کوئی انتظام کر دیتا ہے۔ عاجز نے اللہ اندہ صاحب کے لڑکے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیعت کے لئے بھجوایا۔ مولوی عبدالسلام کے ذریعہ سندھ کے کئی معزز زمیندار سلسلہ میں داخل ہوئے ان کی زندگیاں جو لہو ولعب میں گذر رہی تھیں۔ اعلائے کلمۃ الاسلام میں خرچ ہونے لگ گئیں۔

تربیت اولاد کی طرف بہت توجہ تھی ہمیشہ اپنی تقریروں میں جماعت کی توجہ تربیت اولاد کی طرف منعطف کراتے۔ تین بیویوں کے تیرہ بچے ہیں۔ سب ایک دوسرے سے انتہائی محبت اور پیار کرتے ہیں۔ سب بچے بفضلہ نیک ہیں اور نفاق کے مرض سے پاک ہیں۔

وفات سے چند ماہ قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی قاضی حبیب اللہ صاحب میرے پاس آئے اور کہا مجھے الہام ہوا ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح کا بیٹا فوت ہو گیا"

اور پوچھا آپ کے کسی بھائی کی صحت خراب تو نہیں میں نے عرض کیا مولوی عبدالسلام صاحب کو ذیابیطس ہے کہنے لگے کہ ان کو لکھ دیں کہ صدقہ کریں۔ چنانچہ عاجز نے مولوی صاحب کو لکھ دیا۔ انہوں نے اسی وقت صدقہ کیا۔

میں مولوی عبدالسلام صاحب کے بچوں کے لئے دعا کر رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی ایک تحریر میری نظر سے گذری جس سے مجھے بہت تسلی ہوئی۔ حضور فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے ہمارے خاندان کے پہلوؤں کو بھی اسیر بنایا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ فرید الدین شکر گنج میرے خاندان کے لوگ ہیں۔ اب پھر کبھی اس نے وعدہ کیا ہے میں تیری اولاد پر فضل کرتا رہوں گا"

تب مجھے تسلی ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کی اولاد کا خود کفیل ہوگا۔ ایسا حادثہ زندگی کی بنیادوں کو ہلا دینے والا ہوتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرعہ بہت تسلی دینے والا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بیماری میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی مرزا عزیز احمد صاحب۔ مرزا مظفر احمد صاحب مرزا منصور احمد صاحب۔ مرزا داؤد احمد صاحب نے بہت شفقت اور خدمت کی۔ ان کی وفات پر جماعت کے احباب نے جس طرح ہمدردی کا ثبوت دیا اس نے ہماری بہت ڈھارس بندھائی کہ اس غم میں ہم اکیلے نہیں۔ انجمن اشاعت اسلام کے ممبر اور سیکرٹری پروفیسر عنایت علی صاحب۔ اخبار پیغام صلح کے ایڈیٹر مولوی دوست محمد صاحب اور امیر جناب مولوی صدر الدین صاحب بہت سے غیر احمدی معززین مولانا عبدالمجید صاحب سالک۔ مسٹر محمد شفیع صاحب ایم۔ ایل۔ اے وغیرہ نے انتہائی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا

جماعت کے احباب کی طرف سے کثرت سے خطوط اور تاریں آ رہی ہیں۔ میں نے سب کا فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ سب کی ہمدردی کے ہم سب ممنون اور مشکور ہیں۔

من اراد الاخرۃ و سعی لھا سعیھا وھو مومن فاولٓئک کان سعیھم مشکورا۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ضرورت رشتہ

میرے ایک احمدی دوست کے لئے غریب دیہاتی رشتہ درکار ہے۔ ہاتھ سے کھانا بنانے کا شوق سلیم الطبع اور صحت مند ہونا چاہیئے۔

یہ دوست گورنمنٹ سروس میں ایک ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں جائداد بھی رکھتے ہیں۔

آر۔ اے معرفت ناظر امور عامہ ربوہ

اعلان

ربوہ ۱۲ اپریل۔ متعلقین و احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ میں نے بدر النساء بیگم بنت شمشاد علی خان صاحب مرحوم کو اپنے عقد زوجیت سے آزاد کر دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کا اور میرا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار ظفر اللہ خان)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵/۴/۵۶ کو بوقت نماز مغرب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری منصور احمد صاحب سیال ابن چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے نکاح کا اعلان خالدہ خورشید صاحبہ بنت چوہدری خورشید احمد صاحب ساکن اوکاڑہ کے ساتھ بعوض مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ مہر پر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے حقیقی خوشی کا باعث ہو۔

فتح محمد سیال ربوہ

درخواست دعا

میرے والد صاحب شیخ اللہ بخش صاحب مہاجر قادیان حال بنوں آجکل سخت بیمار ہیں۔ ان کی بیماری لمبی ہو گئی ہے اور بعض دفعہ حالت نازک ہو جاتی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمود احمد پشاوری

سابق درویش قادیان حال "بنوں"

دوائی فضل الٰہی کے

استعمال سے بفضل تعالےٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ آپ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں قیمت مکمل کورس ۱۶/۰ روپے

مینجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔